مؤمن خواتین اور قرآن مجید



مترجم و مفسر قرآن حضرت مولانا عبدالکریم پاریکھ

مؤمن خواتین اور قرآن مجید

مترجم و مفسّرِ قرآن حضرت مولانا عبدالکریم پاریکھ

ناشر

الاصلاح

نمبر ۲۵۔فرسٹ فلور۔عیدگاہ کامپلکس۔ بی یس اے روڈ۔بنگلور ۵۶۰۰۰۵

نام کتاب	:	مؤمن خواتین، اور قرآن مجید
مصنف	:	حضرت شاہ مولانا عبدالکریم پاریکھ
اشاعت اوّل	:	۱۰۰۰ ۱۹۹۵ء
کتابت	:	سہیل احمد ملک، O-20۔ بٹلا ہاؤس، نئی دہلی ۲۵
قیمت	:	
طباعت	:	اہل قلم E-22/53 ذاکر نگر، نئی دہلی ۲۵
ناشر	:	الاصلاح۔ نمبر ۲۵۔ فرسٹ فلور۔ عیدگاہ کامپلکس بی۔ ایس۔ لے روڈ۔ بنگلور ۵۶۰۰۰۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

ترجمان القرآن داعی الی اللہ حضرت مولانا عبد الکریم پاریکھ صاحب مدظلہ نے پچھلے ۴۵ برسوں سے قرآن مجید کے معانی اور احکامات سے پوری انسانیت کو واقف کرانے کے لیے ہفتہ واری درسِ قرآن مجید کا سلسلہ شہر ناگپور میں الحمدللہ جاری فرما رکھا ہے اور اب چند سالوں سے یہ مفید سلسلہ مولانا پاریکھ صاحب مدظلہ کے رفقاء اور احباب نے ہندوستان کے دوسرے بڑے اور اہم شہروں میں الحمدللہ شروع کردیا ہے۔ کیونکہ دنیائے انسانیت کا تقریباً نصف حصہ ہر دور میں خواتین اور عورتوں پر مشتمل رہا ہے۔ اور قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے مردوں کی طرح خواتین سے بھی خطاب فرمایا ہے اس لیے بہتوں کو بھی قرآن مجید کے معانی اور احکاماتِ الٰہیہ سے باخبر کرنے کے لیے کبھی کبھی شرعی پردہ کے انتظام کے ساتھ دینی مجالس اور اجتماعات کے انعقاد کا مجلس تعلیم القرآن ناگپور کے ذمہ داران اور ملک کے اہم شہروں کے خدّام القرآن اہتمام کرتے ہیں اور ان اجتماعات میں پردہ کی اوٹ سے قرآن وحدیث کی روشنی میں مولانا پاریکھ صاحب مدظلہ خطاب فرماتے ہیں۔

دورِ جدید میں کیسٹ، ٹیپ ریکارڈنیز، نشرواشاعت اور ذرائع ابلاغ کے تمام وسائل اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں مگر افسوس صد افسوس ان کا صحیح اور مفید کاموں کے لیے استعمال کم سے کم ہے لیکن غلط اور نقصان دہ کاموں کے لیے استعمال زیادہ

ہے۔ اللہ رب العلمین دورِ جدید کی نئی نئی تکنیکی دریافت کو ہمیں قرآن مجید کی خدمت کے لیے استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ مجلس تعلیم القرآن کے احباب و رفقاء نے کیسٹ اور ٹیپ ریکارڈ سے صحیح طور سے فائدہ اٹھانے اور لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی سعی اور کوشش کرتے ہوئے محترم مولانا پاریکھ صاحب مدظلہ، کے تمام "درس قرآن مجید" تقاریر، خواتین کے اجتماعات میں کیے گئے بیانات اور سیرۃ النبی کے جلسوں کی تقریریں، ٹیپ کی مدد سے کیسٹ میں محفوظ کرنے کا نظم کیا۔ اس طرح "درس قرآن مجید" اور مختلف تقاریر و بیانات کے تقریباً تین ہزار سے زیادہ کیسٹس الحمدللہ تیار ہو گئیں، جن سے پڑھے لکھے اور نہ پڑھے لکھے۔ مرد، خواتین، اردو پڑھنے والوں اور نہ پڑھ سکنے والوں کے بہت بڑے طبقہ کو الحمدللہ فائدہ پہنچ رہا ہے۔

انھیں کیسٹوں میں سے ایک کیسٹ سورۂ احزاب کی آیت ۳۳، ۳۴، ۳۵ کی روشنی میں شہر ناگپور میں خواتین کے ایک بڑے اجتماع کے لیے کی گئی تقریر پر مشتمل ہے جو "کتابچہ" کی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ فائدہ حاصل کر سکیں۔ اگر یہ سلسلہ مفید ثابت ہوا اور قارئین نے پسند فرمایا۔ تو مزید اور کیسٹ کے مضامین نوٹ کر کے انشاء اللہ اشاعت کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی کریم ذات سے امید ہے کہ پڑھنے والوں کو اس سے دینی نفع ہوگا اور بہت سی بہنوں اور بھائیوں کو بھولا ہوا سبق یاد آئے گا۔

(مولانا) سراج احمد قاسمی معتمد حضرت مولانا عبدالکریم پاریکھ صاحب ناگپور ۸ انڈیا

مقدّمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

حضرت مولانا شاہ عبد الکریم پاریکھ زیدت فیوضہم (خلیفہ ومجاز حضرت اقدس مولانا سید ابو الحسن علی ندوی دامت برکاتہم) اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں میں سے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو ملتِ اسلامیہ کی تربیت کی اور عالم انسانی کی ہدایت کی خاص فکر بخشی ہے اور تربیت اور ہدایت کا خاص ملکہ عطا فرمایا ہے۔ ملت اسلامیہ کے لیے اور عالمِ انسانی کے لیے آپ کی خدمات کا احاطہ پیش نظر نہیں ہے فقیر یہاں صرف دو خدمتوں کا تذکرہ کرتا ہے۔ ایک یہ کہ آپ نے بیالیس ۴۲ سال کی مسلسل محنت سے اردو زبان میں قرآن مجید کا نہایت سادہ وسلیس اور آسان وعام فہم ترجمہ کیا ہے جو زیور طبع سے آراستہ ہو کر خواص و عوام دونوں اور خاص طور پر اردو کم پڑھے لکھے مرد وخواتین کے لیے قرآن فہمی کا ذریعہ وباعث بنا ہے اور بے شمار لوگوں نے آپ کے اس آسان ترجمہ وتفسیری حواشی سے قرآن مجید کی تعلیمات واحکامات اور فیوض وبرکات سے استفادہ کیا ہے۔ دوسری خدمت آپ کا ہفتہ واری تفسیری درس ہے جو تقریباً نصف صدی سے آپ جامع مسجد مومن پورہ ناگپور میں ہر اتوار کو بعد نماز مغرب دیتے رہے ہیں۔ اور یہ مبارک سلسلہ برابر جاری ہے، اس درس کے فیض یافتہ لوگ ملک وبیرون ملک قرآنی تعلیمات کی عمومیت واشاعت میں اپنا ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔

زیر نظر کتابچہ "مؤمن خواتین اور قرآن مجید" اسی تفسیری درس کا ایک فیض ہے۔ سورۂ احزاب کی تین آیات (۳۳ تا ۳۵) کی تفسیر کا یہ مجموعہ ہے۔ اس

میں مسلم خواتین کے مقام و مرتبہ کو اور ان کی ذمہ داریوں کو قرآن شریف کی روشنی میں تفصیل سے عام فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

مسلم خواتین کی تعلیم و تربیت حضرت موصوف کا خاص موضوع تحریر و تقریر رہا ہے جس طرح غیر مسلمین میں دعوت و تبلیغ آپ کا خاص موضوع ہے۔ ملک و بیرونِ ملک آپ کے اسفار ہوتے ہیں اور مسلسل ہوتے رہتے ہیں، بسا اوقات ایک دن میں کئی کئی تقریریں ہوتی ہیں، ان تقاریر میں اکثر مسلم خواتین کا آپ تذکرہ کرتے ہیں اور حاضرین کو مسلم خواتین کی تعلیم و تربیت کے لیے فکر مند بناتے ہیں، ادھر بیس ۲۰ پچیس ۲۵ برسوں سے یہ معمول ہو گیا ہے کہ آپ جس شہر و آبادی میں تشریف لے جاتے ہیں، مسلم خواتین کا الگ اجتماع منعقد کیا جاتا ہے تاکہ آپ صرف مسلم خواتین کو خطاب فرمائیں۔ ملک و بیرونِ ملک طبقہ خواتین میں قرآن مجید کی تلاوت اور قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے کے معمول و رواج میں آپ کے خطابات اور آپ کی ترغیبات و تاکیدات کو بڑا دخل ہے۔

اسلام سے پہلے عورت ذات کا استحصال عام تھا۔ وہ صرف جنسی آسودگی کا ذریعہ اور گھر کی نوکرانی سمجھی جاتی تھی۔ بلاشبہ اسلام نے اس کو عزت و عظمت کی چوٹی پر فائز کیا بلکہ مرد کے برابر کا درجہ عطا کیا۔ چنانچہ قرآن مجید میں طبقۂ خواتین کے تذکرے ہوئے اور عورتوں کے لیے مستقلاً احکامات نازل کیے گئے اور حضور اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حقوق کی ادائیگی اور عزت افزائیوں کے لیے سخت تاکیدات اور تنبیہات ارشاد فرمائی ہے۔ بقول حضرت شاہ پاریکھ صاحب

"افسوس کہ آج مسلم معاشرے میں ان کے مقام و مرتبہ اور حقوق سے لاپرواہی پائی

جاتی ہے۔ ان کی تعلیم و تربیت کو غیر اہم سمجھا جانے لگا ہے۔ یاد رکھیے کہ جب تک اس نصف آبادی کو ہم ساتھ نہیں لیں گے، نہ گھر جنّت نشان بن سکتا ہے اور نہ معاشرہ اسوہ و نمونہ" (شہر وائم بارڈی کی ایک تقریر سے اقتباس بحوالہ روزنامہ سالار بنگلور مورخہ ۲۶ر اگست ۱۹۹۴ء)۔

آج دنیا بھر میں خواتین کا استحصال ہو رہا ہے اور بہت بری طرح ہو رہا ہے اور پوری پلاننگ اور مکمل منصوبہ بندی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ مردوں کے شانہ بشانہ کرنے کے بہانے انھیں بازاروں اور سڑکوں پر لا دیا ہے اور ان سے کھلواڑ کیا جا رہا ہے، آج ان کا تقدس اور ان کی عصمتیں غیر محفوظ ہیں۔ ان آزاد چلنیوں اور بے راہ رویوں کی وجہ سے معاشرتی اور خانگی نظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ ہماری مسلم خواتین، خواتینِ عالم کے لیے نمونہ بن سکتی ہیں بشرطیکہ وہ خود اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اپنے کو تیار کریں اور اس تیاری میں مسلم مردان کا ساتھ دیں۔ یہ کتابچہ "مومن خواتین اور قرآن مجید" ان کے لیے اس سلسلہ میں معاون و مددگار بنے گا، اس کو بغور پڑھیں اور اس سے استفادہ کریں۔

حضرت شاہ عبدالکریم پاریکھ زیدت فیوضہم نے طبقۂ نسواں کی تعلیم و تربیت کی جو عمومی تحریک فرمائی ہے تاکہ یہ تعلیم یافتہ و تربیت یافتہ مسلم خواتین گھر کو جنّت نشاں بنائیں اور غیر مسلم خواتین کے لیے نمونہ بنیں، دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس تحریک کو عام و تام فرمائے۔ وما ذٰلک علی اللہ بعزیز۔

ادنیٰ رفاعی فقیر شاہ قادری سیّد مصطفیٰ رفاعی جیلانی

(سجادہ خانوادۂ قادریہ رفاعیہ کرناٹک)

۱۳ر ذی الحجہ ۱۴۱۵ھ - ۱۴ر مئی ۱۹۹۵ء

فہرستِ مضامین

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ
الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ
لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾
وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ وَالْحِکْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ
کَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ
وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ
وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصّٰٓئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ
وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً
وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۳۵﴾ (الاحزاب آیت نمبر ۳۳، ۳۴، ۳۵)

"اپنے گھروں میں وقار سے قیام کرو، دکھاوے کا بناؤ سنگھار جاہلیت کے دور میں ہوتا تھا اسے چھوڑ دیا جائے نماز کو قائم رکھو زکوٰۃ ادا کرتی رہو اللہ اور اس کے رسول کی تابع فرمانی اختیار کرو نبی کے گھرانے والو اللہ نے ارادہ فرلیا ہے کہ تم کو گندگی سے دور رکھے گا اور خوب پاکیزہ اور صاف ستھری زندگی تم کو عطا فرمائیگا۔

یاد رکھو اور تذکرہ کرو اللہ کی اُن آیات کا جو حکمت اور دانائی سے بھرپور ہیں جو تمہارے گھروں میں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں بیشک اللہ تعالیٰ بڑا ہی باریک بین بھید جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے بے شک بات ہے کہ اسلام لانے والے مرد اور اسلام لانے والی عورتیں، ایمان لانے والے اور ایمان لانے والیاں، اللہ کی فرماں برداری کرنے والے مرد اور عورتیں، سچ بولنے والے اور سچ بولنے والیاں صبر سے جی کو تھام لینے والے مرد اور عورتیں، اللہ کے ڈر سے پگھل جانے والے مرد اور اللہ کے ڈر سے پگھل جانے والی خواتین، صدقہ اور خیرات کرنے والے اور صدقہ وخیرات کرتے والیاں، روزہ دار مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے پاک دامن مرد اور پاک دامن پارسا عورتیں اللہ کا بہت بہت کثرت سے ذکر کرنے والے اور ذکر کرتے والیاں ان سب کے لیے اللہ نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔"

اللہ نے عزت بخشی

اہلِ ایمان مردوں اور ایمان والی عورتوں کے لیے بڑی بشارت کی بات ہے کہ تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے اللہ ربّ العزت نے قرآن مجید حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا، نزولِ قرآن کے وقت مکّی زندگی میں قرآن مجید کا ایک بڑا حصہ نازل ہوا اور مدنی زندگی میں بقیہ قرآن پاک نازل ہوا۔ قرآن مجید میں مردوں اور عورتوں کے ملے جلے مسائل پر آیات نازل فرمائی گئیں، معاشرتی اور سماجی ڈھانچے کے اعتبار سے مردوں اور عورتوں کی ذمہ داریاں یکساں طور پر بیان کی گئی ہیں

لیکن اِن آیات میں بڑی بھاری تعداد اُن آیات کی ہے جن میں یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (اے ایمان والو!) کہہ کر مردوں کو خطاب کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کا یہ اسلوب اور طرز اگرچہ خود ایک بڑی حکمت و مصلحت پر مبنی ہے پھر بھی عورتوں کے دل میں اس کا خیال گذرنا ایک فطری بات ہے، دورِ اوّل میں اہل ایمان عورتیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ سلطان کائنات کے پیغمبر آپ کی تشریف آوری سے دنیا اس وقت بقعۂ نور ہے اور پورا عالم منور ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مردوں سے خطاب کیا اگر کبھی ان کنیزوں کی طرف بھی نگاہِ رحمت ہو جائے تو ہم کنیزیں بھی سمجھیں کہ ہمارا بھی مرتبہ اللہ کی بارگاہ میں کچھ ہے۔

اللہ رب العزت نے اپنی ان بندیوں کے اس احساس کو ایسی عزت بخشی کہ اس نے سورۂ احزاب میں بڑے اعزاز سے خواتین سے خطاب فرمایا جبکہ عورت اس دور میں بے قیمت تھی مذہبی اعتبار سے اس کی کوئی حیثیت نہیں تھی سلام ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ تشریف لائے تو جس طرح سب چیزوں کی اپنی اپنی جگہ اہمیت تھی ویسے ہی عورت کی بھی اپنی جگہ اہمیت قائم ہو گئی چنانچہ اس وقت جو آیات پڑھی گئی ہیں صرف اتنی ہی آیات نہیں ہیں جن میں مردوں کے علاوہ عورتوں سے بھی خطاب کیا گیا ہو بلکہ سورۂ نساء، سورۂ نور، سورۂ ممتحنہ، سورۂ مجادلہ، سورۂ بقرہ اور سورۂ مریم۔ اس طرح کی اور بھی سورتیں گنائی جاسکتی ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے خواتینِ اسلام کے بڑے بڑے بہادرانہ دلیرانہ کارناموں کا بھی ذکر فرمایا ہے اور ان کی جوابداریوں اور ذمہ داریوں کا بھی تذکرہ کیا ہے کہ یہ کام اور فلاں فلاں

ذمہ داریاں خواتینِ اسلام کو کرنا ہی چاہیے۔

آدھی سے زیادہ ناکامی کا خطرہ

قرآن اور احادیث کے احکامات کے مطابق انسانی معاشرہ میں عورت کی جو اہمیت ہے اور عورت کی جو جو ذمہ داریاں اور فرائض ہیں نیز عالمی اور ملکی حالات اور تقاضوں کی بنا پر موجودہ زمانہ میں عورت کی جو ذمہ داری ہے اس رُخ پر اگر ہم کام نہیں کرتے ہیں تو ہمیں آدھی سے زیادہ ناکامی کا ڈر ہے، اس خطرہ سے بچاؤ کے لیے ہمارے دوستوں نے بہت اچھا فیصلہ کیا کہ خواتینِ اسلام کو ان کی ذمہ داری اور ان کے فرائض سے آگاہ کیا جائے اور انھیں ان کے مرتبے کا احساس دلایا جائے۔ نیز ان کو اس بات پر ابھارا جائے کہ اسلامی پردے کا خیال رکھتے ہوئے اور اپنی گھریلو ذمہ داری کے اندر رہتے ہوئے دینِ اسلام کی خدمت اور معاشرہ کی اصلاح کے لیے کیا کچھ کر سکتی ہیں اس کے لیے کچھ نقشہ بنائیں اس کے لیے کچھ باتیں ہم بھی گوش گذار کریں گے اور قرآن مجید کا وہ تحفہ انھیں دیں گے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے نام قرآن مجید میں نازل فرمایا ہے۔ پہلی بات جو ان آیات میں فرمائی گئی ہے وہ یہ ہے۔

گھر، گھر والیوں کا ہے

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اِنَّمَا

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔ (الاحزاب آیت ۳۳)

"اپنے گھروں میں وقار سے قیام کرو، دکھاوے کا بناؤ سنگھار جاہلیت کے دور میں ہوتا تھا اسے چھوڑ دیا جائے نماز کو قائم رکھو زکوٰۃ ادا کرتی رہو اللہ اور اس کے رسول کی تابع فرمانی اختیار کرو اے گھر والو اللہ نے ارادہ فرمالیا ہے کہ تم کو گندگی سے دور رکھے گا اور خوب پاکیزہ اور صاف ستھری زندگی تم کو عطا فرمائیگا"

گھر ہے گھر والیوں کا۔ گھر والی اگر گھر میں نہیں ہے تو اس گھر کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی، گھر، گھر والیوں کی یہ بات میں نے اس لیے عرض کی ہے کہ قرآن مجید کی بہت سی آیات میں گھر (بیت) کی نسبت عورتوں کی طرف کی گئی ہے، حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اہلیہ کے تعلق سے وہ آیات آپ نے پڑھی ہوگی کہ حضرت ابراہیمؑ کی اہلیہ محترمہ کو بیٹے کی ولادت کی خوش خبری سنانے کے لیے فرشتے آئے، مہمان جان کر ابراہیمؑ نے گھر میں کھانا تیار کرنے کی اطلاع دی اور اہلیہ صاحبہ نے کھانا تیار کیا۔ کھانا مہمانوں کے سامنے پیش ہوا لیکن وہ تو فرشتے تھے انھوں نے کھانے کی طرف ہاتھ بھی نہیں بڑھایا تو معلوم ہوا کہ یہ فرشتے ہیں کھانا نہیں کھائیں گے اس وقت فرشتوں نے کہا ابراہیمؑ ڈرو نہیں ہم تو فرشتے ہیں ہم کو قوم لوط کی تباہی و بربادی کے لیے بھیجا گیا ہے اور ہم تمہیں اسحٰقؑ جیسے بیٹے کے پیدا ہونے کی اور ان کے بعد یعقوبؑ جیسے پوتے کی پیدائش کی خوش خبری سناتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کی اہلیہ صاحبہ جو مہمانوں کی خدمت گذاری اور کھانے پینے کی چیزیں حضرت ابراہیمؑ کے ذریعہ ان تک پہنچانے کے لیے پردہ کی اوٹ میں کھڑی ہو کر ابراہیمؑ اور فرشتوں کی

کی گفتگو سن رہی تھیں، بچہ کے ولادت کی بشارت سُن کر تعجب سے بول پڑیں کیا اس بڑھاپے میں مجھ بڑھیا بانجھ کو بچہ کی ولادت ہوگی؟ اس وقت فرشتوں نے براہ راست بیگم ابراہیمؑ کو خطاب کیا اور فرمایا: اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِاللّٰہِ رَحْمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (۱۱۔ ہود آیت ۷۳) کیا تم کو اللہ کے حکم میں تعجب ہو رہا ہے اے گھر والو تم پر تو اللہ کی بڑی رحمت و برکت ہے بیشک اللہ بہت تعریف کے لائق اور بڑی بزرگی والا ہے۔

اس آیت میں حضرت ابراہیمؑ کی اہلیہ کو اہل البیت (گھر والو) فرمایا گیا ہے اسی طرح سورۂ یوسف میں بیت (گھر) کو زلیخا کی طرف منسوب کرتے ہوئے ارشاد ہے وَرَاوَدَتْہُ الَّتِیْ ھُوَ فِیْ بَیْتِھَا (جس عورت کے گھر میں یوسفؑ کو رکھا گیا تھا وہی ان کو پھسلانے لگی) سورۂ احزاب کی آیت ۳۳، ۳۴ میں بُیُوْتِکُنَّ ارشاد فرما کر گھر اور بیت کی نسبت خواتین کی ہی طرف کی گئی ہے۔ سورۂ طلاق میں بھی فرمایا گیا ہے لَا تُخْرِجُوْھُنَّ مِنْ بُیُوْتِھِنَّ یعنی طلاق پائی ہوئی عورتوں کو تم ان کے گھروں سے نہ نکالو جب تک ان کی عدت پوری نہ ہو۔ حضرت خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں جو خواتین آئیں وہ امہات المومنین (ایمان والوں کی ماں) کہلائیں اور رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ کا بھی خطاب ملا اور وہ اہل بیت بھی کہلائیں۔

گھر کی مالکہ کو بازار کی زینت بنا دیا گیا

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ " اپنے گھروں میں وقار سے قیام کرو۔

گھر، گھر والیوں کا ہے، گھر پر اگر عورتوں کا قبضہ نہ ہو تو گھر گرہستی چل ہی نہیں سکتی، یورپ کے معاشرہ نے عورت کو گھر سے باہر نکال کر اس کو منڈی اور بازار کی زینت بنا دیا ہے۔ عورت کو بس کنڈیکٹر بنا دیا، ڈرائیور بنا دیا، سیلس مین بنا دیا، عورت کے بدن اور جسم کے مختلف حصّوں کو عریاں وعیاں کرا کے پیسے کمانے شروع کر دیے۔ لعنت ہو ایسے معاشرہ پر جنھوں نے شراب ومنشیات کی لت ولعنت عورتوں کو بھی لگا دی، کبھی کبھی ہوائی جہاز میں ہمیں کبھی سفر کے مواقع ملتے ہیں، ہوائی جہاز میں اکثر کھاتا پیتا طبقہ ہی سفر کرتا ہے اور کبھی کبھی ضرورت کے تحت ہم جیسے اوسط درجہ کے لوگ بھی چلے جاتے ہیں ہم نے دیکھا کہ بعض خواتین جہاز سے اترتی ہیں تو لڑکھڑاتے ہوئے اترتی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ شراب پی ہے۔

اللہ کی لعنت ہو ایسے معاشرہ پر کہ عورت کی انھوں نے بے عزتی کی اور ان کی عصمت پر ڈاکہ ڈالا اور ان کی اہمیت کو بھی گرایا اور ان کو ایسی لتوں، بد فعلیوں میں مبتلا کر دیا کہ سماج میں ان عورتوں کی کوئی عزت نہ رہی۔ دارو اور شراب پینے والی عورت کیا کسی کی مقدس ماں بن سکتی ہے، کسی کی تقدیس والی بیٹی بن سکتی ہے کیا ایسی عورت کسی بھائی کی ایسی بہن بن سکتی ہے کہ بھائی اس کی عصمت کی حفاظت کے لیے اپنی جان قربان کر دے۔ کیا دارو پینے والی عورت کسی انسان کا نصف الایمان بن سکتی ہے، یہ وہ عورتیں ہیں جنھیں یورپین مردوں نے تیار کیا ہے بلکہ اس کی وبائیں اب مسلم معاشرہ کے قریب قریب بھی آنے لگی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ قرآن مجید میں رب تعالیٰ شانہٗ

کا ارشاد ہے وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ یعنی اپنے گھروں میں قرار سے جمی رہو۔

گھر میں اگر گھر والی ہی نہ ہو تو گھر گرہستی چل ہی نہیں سکتی جیسے کارخانے مردوں کے بغیر چل نہیں سکتے دنیا کا انتظام مردوں کے بغیر انجام نہیں پا سکتا ویسے ہی گھر کا انتظام عورتوں کے بغیر چل ہی نہیں سکتا۔

زینت صرف اپنے شوہر کے لیے ہو

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى

"دکھاوے کا بناؤ سنگھار جاہلیت کے زمانہ میں ہوتا تھا اُسے چھوڑ دیا جائے"۔

اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ عورتیں جاہلیت کے بناؤ سنگھار کرتی نہ پھریں یعنی باہر نکلیں تو خوب نزک بھڑک سے دوپٹے لہرا رہے ہوں اور ہر طرح کی آرائش و زیبائش کیے ہوئے ہیں اور اپنے شوہر کے لیے کچھ بھی نہیں لیکن قرآن مجید نے جاہلیت کی اس ترتیب ہی کو الٹ دیا ہے۔ ارشاد ہے وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ "خواتین زینت اور بناؤ سنگھار صرف اپنے شوہر کے لیے کریں) ۲۴ ، النور آیت ۳۱

ہماری سب سے بڑی بیماری یہ ہے کہ ہم قرآن مجید سے انجان ہیں اس لیے ہم اگر معاشرہ کا کوئی علاج بھی کرنا چاہتے ہیں تو صحیح علاج نہیں ہو پاتا، صحیح تشخیص بھی نہیں ہوتی اور صحیح تجویز بھی نہیں ہو پاتی۔ اوپر لکھی گئی آیت سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو صرف اپنے شوہروں کے لیے زینت کرنا چاہیے کوئی بہت

زیادہ عربی نہ جانتا ہو پھر بھی اس آیت پر غور کرے تو بڑی آسانی سے اس آیت کا سادہ ترجمہ اس طرح سمجھ سکتا ہے کہ عورتیں اپنی زینت کا اظہار اپنے شوہر کے سوا کسی اور کے لیے نہ کریں۔

پردہ کے احکامات

شریعت کے دائرہ میں رہ کر اپنے شوہر کے لیے جو کچھ زینت کر سکتی ہے وہ عورت کو برابر کرنا چاہیے۔ لیکن باہر جائیں تو چادریں اوڑھ کر جائیں۔ قرآن مجید میں رب العالمین نے فرمایا:

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا (۳۳ الاحزاب آیت ۵۹)

"اے نبی آپ اپنی ازواج اور اپنی بیٹیوں کو اور ایمان والی عورتوں کو حکم سنا دو کہ اپنے اوپر اپنی چادر کے پلّو گھونگھٹ کی طرح جھکا لیا کریں جس کے سبب یہ نیک سیرت خواتین الگ سے پہچان لی جائیں پھر انھیں ستانے کی کوئی ہمت نہ کر سکے گا اللہ واقعی بڑا ہی مغفرت کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔"

عورت پر لازم ہے کہ باہر نکلے تو ایک بڑی سی چادر اوڑھ کر اور سر کے اوپر سے چادر (دوپٹے یا اوڑھنیاں) نیچے جھکا لیا کریں تاکہ حیادار اور شریف خاتون کی طرح راستہ چلنے میں دوسری بے حجاب عورتوں کے مقابلہ میں یہ الگ

سے پہچان لی جائیں کہ پردہ نشین حیادار شریف خاتون ہیں پھر ایسی کسی عورت سے چھیڑ چھاڑ کرنے کی کوئی بھی ہمت نہ کر سکے گا اصل میں عورتیں جب خود ہی خوب بن سنور کر لوگوں کو اپنا دکھاوا کرانے جانکلتی ہیں تب میرے خیال سے مردان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ چادر لپیٹ کر پردے والی عورتیں الحمدللہ آج بھی لوگوں کی بُری نظر سے محفوظ ہیں۔

وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِھِنَّ عَلٰی جُیُوْبِھِنَّ۔ (۲۴۔ النور آیت ۳۱)

"اپنی زینت بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھریں مگر جو مجبوری سے کھلا رہے تو حرج نہیں سینوں پر اپنے دوپٹے آنچل برابر ڈالی رہیں۔"

سورۃ نور کی آیت ۳۱ کے آخر میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِھِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِھِنَّ ط وَتُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّہَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

"ایمان والیوں کو خیال رکھنا چاہیے کہ پائل کی جھنکار سنانے کے لیے اپنے پاؤں پٹک کر نہ چلیں کہ ڈھکے چھپے زیورات کی زینت کا خیال دوسروں کو آنے لگے اور ایمان والے تم سب مل کر اپنی نادانی کی حالت سے پلٹ کر توبہ کر کے اللہ کی طرف آؤ کہ تم کامیاب ہو جاؤ گے۔"

ان آیات سے معلوم ہوا کہ عورت کو اگر ضرورت کے تحت گھر سے باہر جانا ہو تو وہ شریف زادیوں کی طرح چلے گھونگھٹ اور پلّو وغیرہ برابر ڈال لیں۔ پاؤں پٹک کر نہ چلیں کہ زینت و آرائش کے لیے چھن چھن بجنے والے زیورات ہوں تو

اس کی آواز غیروں کو سناتی پھریں۔ چادر اوڑھ کر، سینوں پر دوپٹے ڈال کر شرعی حجاب میں ہی باہر جاوے، پاؤں پٹک کر بے حیا عورتوں کی چال نہ چلے۔ دوپٹے آنچل لہراتی ہوئی نہ چلے اب جو بہنیں عرس میلوں ٹھیلوں میں یا شاپنگ کے لیے بازاروں میں خوب بن سنور کر جاتی ہیں اور خاصی بے پردگی کا شکار ہوتی ہیں انھیں اپنی عزت و ناموس کا خیال رکھنا چاہیے۔ ان چیزوں سے توبہ کر کے اور جاہلیت کے طور طریقوں کو چھوڑ کر ایمان و اسلام کے پاکیزہ طریقہ کو لازم پکڑنا چاہیے۔

بات کا بھلا اور معروف طریقہ

کسی خاتون کو کسی مرد سے بات چیت کرنے کا موقع پڑ جائے تو اس تعلق سے بھی قرآن مجید میں واضح حکم موجود ہے: فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا۔ "بات کرنے میں نازک لہجہ اختیار نہ کرو ورنہ جس کے دل میں کھوٹ ہو اسے غلط گمان آسکتا ہے بات کرو تو بھلے کام کرنے کے حکم کے انداز میں کہنا"۔ (۳۳ الاحزاب آیت ۳۲)

یعنی کسی سے بات کرنی ہو تو بات بھی بھلے اور معروف طریقہ سے کرے اور رعب سے بات کرے لچکے کھا کر کسی سے بات نہ کرے، دبے دبے اور ترنم کے لہجے میں عورت بات کرے گی تو کوئی روگی دل والا ہوگا تو اس کے دل میں کوئی اور تمنّا آنے لگے گی کہ کس طرح یہ خاتون بات کر رہی ہے۔ بعض عورتوں نے سوال کیا کہ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ کا کیا مطلب کہ عورتیں دب دب کر بات نہ کرے ہم نے جواب میں عرض کیا کہ مثال کے طور پر کسی کا فون آیا اور شوہر کے بارے میں پوچھ

رہے ہیں کہ محمد اسماعیل صاحب کہاں ہیں اگر وہ گھر میں نہ ہوں تو جواب دے کہ نہیں ہیں۔ پوچھیں کہ کہاں گئے تو جواب دے نہیں معلوم۔ کیا رات کو آئیں گے؟ جواب دے ۸ بجے فون کیجیے۔ یہ ہو گیا رعب و دبدبہ والا اندازِ گفتگو۔ ایک یہ ہوا کہ پوچھا گیا محمد اسماعیل صاحب کہاں ہیں تو بولے کہ ہاں وہ ابھی ابھی آتے ہی ہوں گے، آپ تشریف لے آئیے وہ بھی آہی جائیں گے، یہ نرمی کی بات ہوئی اور ایک طرح کا لچکدار انداز ہوا۔

ایسا موقع آجائے تو

اسی طرح کسی مرد سے بات چیت یا کوئی چیز لینے دینے کا موقع آجائے تو قرآن مجید میں اس تعلق سے واضح حکم نازل ہوا ہے:

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ۔ (۳۳/ الاحزاب آیت ۵۳)

"اور جب تم کو خواتین سے کوئی چیز ساما ن اسباب مانگنا پڑے تو پردہ کی اوٹ سے سوال کر سکتے ہو۔ تمہارے ان کے اور سب کے لیے دلوں کی پاکیزگی کا یہی سب سے اچھا طریقہ ہے۔"

مردوں سے بات چیت کرنے اور کوئی چیز دینے یا لینے کے لیے جن عورتوں سے پردہ ضروری ہے وہ عورتیں مردوں کے آمنے سامنے اور دوبدو ہونے کے بجائے پردہ کی اوٹ سے بات کریں یا کوئی سامان دیدیں یا لے لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اس میں بھی نرم گوئی نہ ہو اور لچکے کھا کر بات نہ کی جائے۔ آواز بھی

تھوڑی تیز ترکش اور حاکمانہ ہوتا کہ سامنے والے کے دل پر رعب پڑ جاوے اور کوئی غلط خیال نہ آئے۔

عظمت و حرمت کا مقام بلند

وَاَقِمۡنَ الصَّلٰوةَ (نماز قائم کریں) قرآن مجید کے نازل ہونے سے پہلے بندگی جیسے نظام میں عورتوں کو شریک نہیں کیا گیا بلکہ ان سے کہا گیا تم بیٹھی رہو تمھارا کام نہیں ہے اللہ کی عبادت کرنا، ان ہاتھوں کی دعاؤں کو اللہ قبول نہیں کرے گا، تمھاری دعاؤں کی کوئی حیثیت نہیں تم پاپی ہو، تم گناہوں کی پوٹ ہو، تم نے آدم کو جنّت سے نکالا تم نے یہ کیا تم نے وہ کیا یہ سب الزامات خواتین پر لگائے جاتے رہے۔ اور آج بھی بہت سی جعلی مذہبی کتابیں جن کا پیغمبروں سے کوئی تعلق نہیں بلکہ نادان مذہبی لوگوں کی لکھی ہوئی ہیں اس میں انھوں نے عورت کی توہین کی۔

سلام ہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ اللہ رب العزت نے آپ پر ایسی آسمانی کتاب نازل فرمائی جس میں عورت کی اہمیت عظمت و حرمت کو واضح طور پر بتایا گیا ہے۔ اس کتابِ مبین میں ارشاد ہے: وَاَقِمۡنَ الصَّلٰوةَ (نماز قائم کریں) قرآن مجید میں ایک اور جگہ ارشاد ہے:

یٰمَرۡيَمُ اقۡنُتِىۡ لِرَبِّكِ وَاسۡجُدِىۡ وَارۡكَعِىۡ مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ۔

(۳ آل عمران آیت ۴۳)

" اے مریم! اپنے رب کے تابع فرمان ہو جاؤ اور اسے سجدہ کرتی رہو اور

رکوع کرنے والوں کے ساتھ تم بھی جھک جاؤ۔"

عورتوں کے لیے ایک دور میں نمازِ باجماعت کا انتظام ہوا۔ اور اب بھی اس گئے گذرے دور میں بھی مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں نماز کے جماعتی نظام میں لاکھوں لاکھ عورتیں الحمد للہ شریک ہوتی ہیں اور انشاء اللہ قیامت تک شریک ہوتی رہیں گی۔ بھائیوں کے واسطے سے بہنوں کی خدمت میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا ان کی آواز سننے اور قبول فرمانے کے لیے خاص انتظام فرمایا مثلاً کوئی خاتون ماں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماں کی دعا جو اولاد کے حق میں ہو اللہ نے اس میں ایسی تاثیر رکھی ہے جیسے امّت کے لیے پیغمبر کی دعا میں تاثیر ہوتی ہے۔ یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے بلکہ بہت بڑا مقام ہے۔ دنیائے انسانیت میں عورت کو یہ مقام کہیں نہیں مل سکتا ہے جو مقام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اسے ملا ہے۔ عورت دعا بھی کرے قرآن مجید کی تلاوت کرے نماز پڑھے، روزے رکھے حج بھی کرے یہ سب عبادات اس سے مطلوب بھی ہیں اور قبولیت کا وعدہ بھی کیا گیا ہے۔

مال کی مالکہ

وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ (زکوٰۃ ادا کرتی رہو)

زکوٰۃ کون دے گا، جو صاحبِ مال ہو گا وہی زکوٰۃ دے گا جس کے پاس مال ہی نہیں وہ زکوٰۃ کیا دے گا، یہاں عورتوں سے خطاب ہے کہ "زکوٰۃ ادا کرتی رہو" عورت زکوٰۃ جبھی دے سکتی ہے جبکہ وہ صاحبِ مال ہو صاحبِ نصاب ہو،

لیکن عورت کو صاحبِ مال بننے ہی نہ دیں تو پھر وہ زکوٰۃ کہاں سے دے گی، سلام ہو صاحبِ قرآن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ عورت کو صاحبِ مال بنانے کے لیے آپ نے مختلف احکامات جاری فرمائے۔ سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ اپنے ماں باپ کے مال میں اسے وراثت کے طور پر حق ملے گا یعنی والدین کی وفات کے موقع پر ان کے چھوڑے ہوئے مال میں سے لڑکی کا ایک مقرر حصّہ ہے جو تقسیم وراثت کے وقت اسے دیا جائے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ نکاح کے وقت مہر کا آئٹم رکھا کہ مرد جب عورت سے نکاح کرے تو وہ عورت کو مہر میں مال دے گا جو عورت کا اپنا حق ہے اس کے شوہر یا کسی اور رشتہ دار کو یہ حق نہیں ہے کہ مہر کی رقم عورت کی مرضی کے بغیر لے سکے۔ شریعت نے خواتین کو مال کی ملکیت کا جائز حق عطا فرمایا کہ وہ اپنے مال کی مالکہ ہیں۔ کسی خاتون کو اس کے رشتہ داروں میں سے کسی رشتہ دار نے کوئی چیز ہدیہ کیا تو وہ اس کی مالکہ ہے۔

تیسرے یہ ہے کہ عورت کو اپنے شوہر کی وراثت میں سے ایک مقررہ حصّہ ملے گا جبکہ نکاح سے پہلے اس کا کوئی تعلق نہ تھا لیکن جب نکاح کے بندھن میں بندھ گئی خدا نہ کرے کہ ایسا ہو پھر بھی اگر نکاح کے دوسرے ہی دن اس کے شوہر کا انتقال ہو جائے تو یہ عورت اپنے شوہر کے چھوڑے ہوئے مال میں ایک شرعی حصّہ کی حق دار ہو جاتی ہے جو اسلامی قانون کے اعتبار سے عورت کو ملنا ہی ملنا ہے۔

اگر عورت ماں بن گئی تو بیٹے کے ترکہ میں سے بھی اسے ایک حصہ دینے کا

حکم فرمایا گیا ہے۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو صاحبِ مال بنا دیا ہے۔ اب جب عورت صاحبِ مال صاحبِ نصاب بن گئی تو اسے زکوٰۃ دینا ہی ہے لیکن اگر اس نے اپنے مال میں آمدنی اور بڑھوتری کا کوئی طریقہ اختیار نہ کیا تو ہر سال زکوٰۃ ادا کرنے سے اس کا مال کم ہوتا جائے گا۔

پھر کیا کرے گی ایسی صورت میں عورت آپ سے آپ ہی "کمرشیل لائف" میں داخل ہو جائے گی کہ پردہ کے اندر رہتے ہوئے رشتہ داروں میں سے وہ لوگ جو کوئی کاروبار کرتے ہوں لیکن ان کے پاس رقمیں نہ ہوں ان کے کاروبار کے اندر یہ خواتین شریک ہو جائیں اور ان سے کہیں پیسہ ہمارا استعمال کیجیے اور محنت آپ کیجیے نفع آدھا ہمیں دیں اور آدھا آپ لیں یا جیسا طے ہو یعنی نفع نقصان کے اندر دونوں برابر کے شریک رہیں گے۔ ان احکامات و تدابیر کے ذریعہ مسلم خواتین کو "کمرشیل لائف" میں اس طرح داخل کر دیا گیا کہ صحابہ، تابعین، تبع تابعین کے دور میں مومن خواتین لاکھوں لاکھ روپئے خیرات کرتی تھیں اگر وہ صاحبِ مال نہ ہوتیں تو صدقات خیرات کیسے کر سکتی تھیں۔ قرض کیسے دے سکتی تھیں "اُسد الغابہ" نام کی ایک کتاب ہے جس میں صحابہ اور صحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرت کے واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ اس میں صحابیات رضوان اللہ علیہن کے کارناموں کی لسٹ ہے اور ان کے جو بڑے بڑے کارنامے بیان کیے گئے ہیں انسان کی عقل اسے پڑھ کر حیران رہ جاتی ہے۔ ان میں سے کوئی حافظِ قرآن ہے کوئی سیرت نگار ہے کوئی حدیث شریف کی راویہ ہے۔

خدمت حدیث میں بھی کسی سے پیچھے نہیں

کریمہ بنت احمد ایک مشہور خاتون گذری ہیں ابن اثیر نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ حدیث کی رکن رکین تھیں ان کے درسِ حدیث کی اتنی شہرت تھی کہ بڑے بڑے علماء شریک ہوتے تھے۔ اور ان کے زمانہ کے تمام علماء کرام ان کے علم وفضل کے معترف تھے۔ ہرات کے مشہور محدث ابوذر نے اپنے شاگردوں کو وصیت کی تھی کہ میرے بعد بخاری شریف کا درس کریمہ کے علاوہ کسی دوسرے سے نہ لیں۔ بخاری شریف پر ان کو اس قدر عبور تھا کہ خطیب بغدادی نے محض پانچ روز میں ان سے بخاری کا دور کیا تھا۔ ان کے علاوہ بھی خواتین کی ایک لمبی فہرست ہے جنھوں نے خوب سے خوب تر علوم دینیہ کی خدمت کی اور لوگوں تک پہنچایا۔ چنانچہ علماء نے ان خواتین کے متعلق مفصل رسالے اور کتابیں بھی لکھی ہیں ان کا مطالعہ کرنے سے تفصیل معلوم ہو سکتی ہے۔

بڑے بڑے کارنامے انجام دیے

وہ لوگ نرے جاہل ہیں نکمے ہیں اور سماج میں ان کی دو کوڑی کی حیثیت نہیں ہونی چاہیے جو یہ کہتے ہیں کہ عورت کو اسلام کے اندر لکھنے پڑھنے کی آزادی نہیں ہے یہ اسلام کے اوپر لا یعنی ہے اور ایک طرح کی سازشی بات ہے۔ ارے جنابِ عالی لکھنا پڑھنا تو ایک اہم کام ہی ہے لیکن مومنات خواتین نے تو ایسے بڑے بڑے کارنامے انجام دیے ہیں کہ دوسرے

طبقہ کی خواتین میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس مختصر کتابچہ میں اتنی گنجائش نہیں کہ مسلم خواتین کے کارناموں کی تفصیل بیان کی جائے۔ ہاں اتنا ہم ضرور کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں مسلم خواتین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا گیا وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ (زکوٰۃ ادا کرتی رہو) اس سے عورت کی حیثیت صاحبِ مال اور مال کی مالکہ کی ہوگئی اگر وہ صاحبِ مال نہ ہوتی تو اس پر زکوٰۃ کیسے لاگو کی جاسکتی تھی۔

وَاَطِعْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔

(۳۳، الاحزاب آیت ۳۳)

"اللہ کی اور اس کے رسول کی تابع فرمانی اختیار کرو نبی کے گھرانے والو اللہ نے ارادہ فرمالیا ہے کہ تم کو گندگی سے دور رکھے گا اور خوب پاکیزہ صاف ستھری زندگی تم کو عطا فرمائے گا۔"

اللہ کی آیات کے چرچے

وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَالْحِکْمَۃِ

"تمہارے گھروں میں جو آیات تلاوت کی جاتی ہیں انھیں اپنے چرچے میں لاؤ یہی حکمت دانش مندی اور دانائی کی بات ہے۔"

آپ کے گھر میں انھیں چیزوں کے تذکرے اور چرچے ہوں گے جو پڑھا اور دیکھا جاتا ہو یا وہ چیز تذکرے میں ہوگی جو گھر میں ہو رہی۔ گھروں میں افسانے پڑھے جاتے ہوں گے تو افسانوں اور ناولوں کے تذکرے ہوں گے، بلاضرورت

ہوگا۔ کپڑوں کی خرید و فروخت اور سلنے سلانے کا وقت ہوگا تو اس کے چرچے ہوں گے۔ منگنی شادی بیاہ کے وقت میں شاہ خرچیوں فضول اخراجات کا بیان اور چرچہ ہوگا، دوپٹے کپڑے کے رنگ اور کلر کی بات ہو تو ظاہر بات ہے اس کا چرچا ہوگا۔ لیکن اگر آپ کے گھر میں قرآن مجید پڑھا جاتا ہوگا اور قرآن مجید کی آیات کا چرچا ہوگا تو آپ کے گھر کا رخ مدینہ کی طرف ہوگا اور آپ کے گھر کا رخ ان خواتین کے گھروں کی طرف ہو جائے گا جنھوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا تمھارے گھروں میں جو آیات پڑھی جاتی ہیں ان کو چرچے میں لاؤ اس لیے کہ یہی دانش مندی اور حکمت کی بات ہے۔

معلوم ہوا کہ گھروں میں قرآن شریف پڑھا جانا چاہیے اور اس کی آیات چرچے اور تذکرے میں لانا چاہیے، یعنی گھریلو کام کاج کرتے ہوئے اور گھر کی ذمہ داریاں پوری کرتے ہوئے اللہ کا ذکر بھی ہوا کرے قرآن مجید اور حدیث شریف کے احکامات بھی تذکرے میں آتے رہیں: فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ۔ (۲۴ , النور آیت ۳۶)

"نور کی کرنیں ان گھروں میں پڑتی ہیں جن کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ انھیں اونچا اٹھایا جائے اور ان کی عظمت اور ادب قائم رکھا جائے جہاں صبح و شام اللہ کا نام یاد کیا جاتا ہو اور اس کی پاکی بیان کی جاتی ہو۔"

جن مکانوں اور گھروں میں صبح وشام اللہ کا نام لیا جاتا ہو اللہ کی طرف سے حکم ہے کہ ان گھروں کی عظمت کی جائے۔ جب انسانوں کو ان گھروں کی عظمت قائم رکھنے کا حکم دیا گیا تو پھر فرشتوں، جناتوں، شیطانوں کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ اس گھر کو نقصان پہنچا سکیں، جہاں قرآن پڑھا جاتا ہو وہاں نزولِ ملائکہ ہوتا ہے۔ قرآنِ حکیم میں ارشاد ہے:

اللہ تعالیٰ کی نظرِ عنایت

اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا۔ (۱۷، بنی اسرائیل آیت ۷۸)

"یقیناً صبح میں قرآن پڑھنا مشاہدہ کا وقت ہے"۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب وعشاء کے مقابلہ میں فجر کی نماز میں قرآن کچھ زیادہ پڑھتے، فجر کی نماز میں قرآن مجید پڑھنا اور نماز کے بعد صبح میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کا مشاہدہ اللہ رب العٰلمین فرماتے ہیں اور اس وقت رات والے فرشتے آدمی کا نامۂ عمل تیار کر کے جاتے ہیں اور دن والے فرشتے آتے ہیں، رات والے دن والے دونوں طرح کے فرشتے اس وقت ہر اس عورت یا مرد کے پاس حاضر ہوتے ہیں جو قرآن مجید پڑھتے ہوئے پائے جائیں اس کی خوش قسمتی ہے کہ فرشتوں نے بھی مشاہدہ کیا اور اللہ نے خاص نظرِ عنایت فرمائی پھر بھی جو لوگ سوئے پڑے ہوں ان کے حال پر افسوس، قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کا مشاہدہ خود اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔ جیسا کہ درج ذیل آیت میں ہے:

وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَّمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا ۔ (۱۰/ یونس آیت ۶۱)

"تم جس حال میں بھی رہو اور قرآن میں کہیں سے بھی تلاوت کرو اور چاہے کسی دوسرے کاموں میں سے کوئی کام شروع کرتے ہو ہر حال میں ہم تم پر موجود ہوتے ہیں"

اللہ کا کوئی بندہ یا بندی جب قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہوتے ہیں تو سلطانِ کائنات ان کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ کسی مرد یا کسی عورت کے لیے اس سے بڑھ کر فضیلت کی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ خالقِ کائنات خود اس کا مشاہدہ کریں اس لیے میں اپنی بہنوں سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اپنے گھروں میں قرآن شریف پڑھنے کی عادت ڈالیں، اپنے بچّوں کے لیے گھروں میں تعلیمی نظام جیسی ان کو سہولت ہو اسے قائم کریں، تھوڑا سا یعنی رکوع دو رکوع قرآن شریف اور ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ بھی پڑھ لیا جائے۔ حدیث شریف کا کوئی مستند مجموعہ ہو اسے پڑھ لے۔ کسی عالم ربانی کی لکھی ہوئی کتاب ہو وہ پڑھے۔ صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کی سیرتیں پڑھے۔ تھوڑا تھوڑا جو کچھ ہو سکے خود بھی پڑھا کریں اور بچّوں، بچیوں کو بھی پڑھایا کریں ہمارے پاس الحمد للہ پڑھنے پڑھانے کا ایسا نظام ہے جسے اگر خواتین اسلام رواج میں لے آئیں تو ہمارا گھر مدرسہ بن جائے اور دار العلوم کی شکل اختیار کر لے۔

نصیحت نامہ کی تلاوت کرنے والیاں

ایسے معاشرہ کا کیا کہنا جس میں قرآن مجید کے پڑھنے پڑھانے کا خوب

رواج ہو۔ گھر کے بچے بچیاں، بہنیں بھائی، گھر کے دوسرے افراد، پاس پڑوس والے رشتہ ناطہ والے بھی آجائیں پردہ یا کوئی اور شرعی عذر نہ ہو تو مل بیٹھ کر قرآن مجید کا اجتماعی مطالعہ کریں۔ اور ایک دوسرے سے پوچھیں بھی کہ کیا پڑھا جارہا ہے اور اب تک کیا نہیں پڑھا گیا ہے۔ قرآن مجید کی حسب ذیل آیت پر غور کریں: فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا ۔ ۳۷، الصّٰفّٰت آیت ۳، میرے نصیحت نامہ کی جو خواتین تلاوت کرتی ہیں انھیں بطور قسم پیش کر کے اگلی بات کہتا ہوں اللہ کی طرف سے کتنی بڑی عظمت ہے مسلم بہنوں کے لیے کہ وہ قرآن پڑھنا سیکھیں اور سکھائیں۔

ایک مومن خاتون کی جرأت

دورِ اوّل کے اندر ہماری خواتین نے قرآن مجید کو خوب پڑھا۔ حضرت عمر فاروق رضؓ کتنے بہادر اور کتنے جری تھے اور اس زمانہ میں کتنے سخت تھے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا فیصلہ کیا۔ حدیث شریف اور سیرت کی کتابوں میں یہ بیان آیا ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک مقام پر محفوظ تھے موقع نہیں تھا کہ اس وقت باہر نکلتے۔ حالات ایسے سخت ہو گئے تھے کہ مکہ کے لوگ بہت ہی غصہ اور جوش میں آگئے تھے۔ حضرت عمرؓ بھی انھیں لوگوں میں شامل تھے۔ انھوں نے سوچا کہ یہ کیا روز روز کا جھگڑا ہے لاؤ آج ہی اس قضیہ کا فیصلہ کرلیں۔ تلوار نکالی اور چل پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈھنے کے لیے جہاں ملیں گے (نعوذ باللہ)

وہ آپ پر وار کریں گے۔ لیکن اللہ رب العٰلمین کو عمر فاروق رضؓ پر ایمان کا وار کرنا تھا وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تلوار کا وار کیا کر سکتے تھے۔ گھر سے جب نکلے تو راستے میں ان کے ایک ہمجولی ملے انھوں نے پوچھا بھائی تیور بہت بدلے ہوئے ہیں کیا بات ہے، چہرہ سرخ ہے، مزاج تنا ہوا ہے کیا مہم در پیش ہے۔ بولے بھائی یہ یہ ارادہ ہے، ساتھی بولے اس ارادہ میں کیا دم ہے عمر رضؓ بولے اس ارادہ میں خوب دم ہے۔ ساتھی بولے پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو تمھاری بہن اور تمھارے بہنوئی دونوں ایمان لے آئے ہیں اور ان کے گھروں میں قرآن شریف پڑھا جاتا ہے۔

حضرت عمر رضؓ نے غصہ میں بھر کر یہ راستہ چھوڑا اور اپنی بہن کے گھر کا راستہ لیا۔ جیسے ہی دروازہ پر پہنچے کہ اندر سے قرآن مجید کے پڑھنے کی آواز آرہی تھی۔ انھوں نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کھولو کی آواز لگائی۔ ان بے چاروں کا قرآن مجید پڑھنا بند ہوگیا۔ دروازہ کھولا گیا عمر رضؓ اندر گئے اور پوچھا کہ تم کیا کر رہے تھے؟ بہن نے بھائی کے اندر آنے سے پہلے پہلے گھر میں کسی جگہ قرآن مجید چھپا دیا تھا۔ میں اس سے یہ استدلال کرتا ہوں کہ اگر یہ روایت صحیح ہے تو ماننا پڑے گا کہ مکہ معظمہ میں جب قرآن مجید نازل ہو رہا تھا اسی وقت اسے لکھا بھی جاتا ہوگا اگر لکھا نہیں جاتا تو حضرت عمر رضؓ کی بہن نے بھائی کے آنے سے پہلے اپنے بھائی کے ڈر سے چھپائی کون سی چیز؟ اگر اس وقت قرآن مجید صرف سینوں اور حافظہ میں محفوظ تھا تو پھر چھپانے کے کیا معنی کہ آپ سے آپ چھپ جاتا لیکن اگر کوئی لکھی ہوئی چیز ہاتھ میں ہو تو ایسے خطرناک موقع پر آدمی چھپائے گا ہی، حضرت عمر رضؓ نے بہنوئی کی خوب پٹائی کی اور اتنا مارا کہ لہولہان کر دیا۔ بہن چھڑانے گئیں انھیں بھی ایک چانٹا رسید کیا اور

ان کے منہ سے خون نکل آیا۔ حضرت عمرؓ کا غصہ ٹھنڈا ہوا، انھوں نے پوچھا تم کیا پڑھ رہے تھے۔ بہن نے جرأت کی عورت ذات ہو کر اٹھ کھڑی ہوئیں انھوں نے کہا دیکھو عمرؓ تم کیا سمجھتے ہو تم ایمان کیا جانو تم ایمان کو نہیں جانتے یہ ہے قرآن شریف اور یہی ہم پڑھ رہے تھے اور ہم پڑھیں گے اس پر جان دیں گے اور اسی کے لیے ہم جیتے ہیں اس امانت کو ہم نے سینے سے لگایا ہے یہ امانت ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی ہے تم ایک نہیں پچاس مرتبہ قتل کرو گے تو بھی ہم اپنے ایمان اور عقیدہ سے باز نہیں آئیں گے۔

پہاڑ جیسی ہمت و جرأت رکھنے والے عمر فاروق گھبرا گئے۔ انھوں کے کہا کہ بہن اچھا تم یہ بتاؤ تم کیا پڑھ رہی تھیں مجھے بھی دکھاؤ۔ لکھے ہوئے اوراق کو ہاتھ میں لے کر حضرت عمرؓ سورۂ طٰہٰ کی ابتدائی چند آیات پڑھے ہوں گے کہ پہاڑ جیسا سخت دل رکھنے والا انسان پگھل گیا اور جب وہاں سے اٹھے ہیں تو ایمان ان کے دل میں اتر چکا تھا۔ سیدھے وہاں سے چل کر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی قیام گاہ پہنچے اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔

حضرت عمرؓ کے قبولِ اسلام کے لیے بہن نے یہ جرأت اور دلیری بتائی کیا یہ کوئی معمولی بات ہے۔ ایک تو بھائی دوسرے عمر میں بڑا، مرتبہ میں بڑا، پھر ہمت و دلیری رکھنے والا، غصہ والا جس نے گھر میں اچانک آکر سخت لڑائی پٹائی کردی ہو اس کے باوجود جس عورت نے ایمان کی جرأت بتائی وہ خاتون کیسی ہوگی۔ سلام ہو اس خاتون کے اوپر اللہ اس کے درجات مزید بلند فرمائے۔

کٹھن وقت میں خدیجہؓ نے نبیؐ کا ساتھ دیا

یہ ایک دو ہی خاتون نہیں ہیں بلکہ بہت سی صحابیات اور بعد کے زمانہ کی خواتین اسلام نے بڑے بڑے کارنامے انجام دیئے۔ کہیں حدیث اور تفقہ فی الدین کے میدان میں حضرت عائشہ صدیقہؓ نظر آتی ہیں۔ روایاتِ حدیث اور دین کے احکام کی تعلیم دینے میں حضرت حفصہ کے بے مثال کارناموں پر نظر ڈالیے۔ کبھی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ کی قربانیوں، محنتوں مشقتوں کے کارہائے نمایاں اور اعتقادی مضبوطی پر آپ کی نظر پڑے گی۔ ماں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ نے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ اس وقت دیا جبکہ ساری دنیا آپؐ کی مخالف تھی۔

مدینہ طیبہ میں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ان کا انتقال ہو چکا تھا۔ کاشانۂ نبوت میں سب سے کم عمر حضرت عائشہ صدیقہؓ تھیں۔ کبھی کبھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر آتا تو رسولؐ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے اور آپؐ رو پڑتے مدینہ میں کبھی ان کی کوئی سہیلی یا رشتہ دار خاتون آجاتی تو اسے تحفے بھیجتے، ایک روز حضرت عائشہؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ آپ کیا بار بار اس بوڑھی عورت کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا عائشہ ایسا نہ کہو۔ خدیجہ نے اس وقت میرا ساتھ دیا جبکہ سارے لوگ میرے مخالف تھے اس وقت مجھ پر ایسی مصیبتیں تھیں کہ اگر کسی پہاڑ پر وہ مصیبتیں ڈال دی جاتیں تو پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیتے۔ ایسے وقت میں خدیجہؓ نے میرا ساتھ دیا اور مجھے ڈھارس بندھائی۔

جبلِ نور کے اس غار میں جس میں نزدل قرآن کی ابتدا ہوئی اگر کوئی بہادر اور

دلیر آدمی آج بھی جائے تو پہاڑ پر چڑھ کر اس غار تک پہنچنا بہت مشکل ہے۔
مجھے خود بھی اللہ نے جبلِ نور کے دامن میں پہنچایا مگر ہمت نہیں ہوئی کہ جبل نور پر
چڑھ کر غار حرا کی زیارت سے مشرف ہوا جائے۔ ڈر لگا کہ کہیں لڑھک گئے تو جان
نکل جائے گی۔ بالکل سیدھی پہاڑی ہے اور اس پر چڑھنا سخت مشکل ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی پہاڑی کے ایک غار (غار حرا) میں جا کر اعتکاف
فرمایا کرتے تھے اور روزے رکھتے تھے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ اس غار تک جا کر
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا پینا پہنچایا کرتی تھیں جبکہ آج ہمارے پاس
ہر قسم کے سادھن اور موٹر گاڑیاں ہوتے ہوئے بھی غار حرا کی زیارت کے لیے جانا
مشکل ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ اسلام کی خدمت کے لیے حضرت خدیجہؓ نے
کیسی کیسی محنتیں کی ہوں گی۔

ایسے وقت میں بھی ایمان ہاتھ سے نہیں چھوڑا

ظالموں نے ایمان لانے کے جرم میں بعض بعض خواتین کو اس طرح ستایا
کہ دو اونٹوں کے پیر میں رسیاں باندھیں ایک اونٹ کی رسی میں خاتون کے ایک
پیر باندھا اور دوسرے پیر میں دوسرے اونٹ کی رسی باندھی اور دونوں اونٹوں
کو دو مختلف سمتوں میں دوڑا کر اس خواتین کو انتہائی بے دردی سے شہید کر دیا
لیکن سختی اور مصیبت کے باوجود ایک خاتون بھی ایمان سے ہٹی نہیں۔ حضرت
ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میرے شوہر ابو سلمہؓ نے اونٹ پر سامان لاد کر مجھے اور میرے بیٹے
سلمہ کو اونٹ پر سوار کیا اور خود اونٹ کی نکیل پکڑ کر ہجرت کے ارادہ سے مدینہ کا

راستہ لیا۔ میرے میکے والوں کو کسی طرح خبر ہو گئی اور کہنے لگے ابو سلمہ تم کو جانا ہو تو تم جا سکتے ہو ہماری بیٹی نہیں جائے گی ابو سلمہؓ کے ہاتھ سے نکیل چھین لی اور مجھے زبردستی واپس لے آئے اس کے بعد ابو سلمہؓ کے رشتہ دار آئے اور مجھ سے میرے لڑکے سلمہ کو چھین لے گئے۔ اب میں، میرا لڑکا اور میرے شوہر تینوں جدا جدا ہو گئے، شوہر تو مدینہ چلے گئے، میں اپنے میکہ رہ گئی اور بیٹا اپنے باپ کے رشتہ داروں میں پہنچ گیا۔ مجھے روتے روتے ہر دن صبح سے شام ہو جاتی۔ ایک سال اسی طرح گذر گیا نہ میرا بچہ مجھے مل سکا اور نہ ہی میں مدینہ اپنے شوہر کے پاس جا سکی میرے ایک چچا زاد بھائی کو میرے حال پر ترس آیا اور کہہ سن کر میرے میکہ والوں کو اس پر راضی کر لیا کہ وہ مجھے جانے کی اجازت دے دیں یہ حال دیکھ کر میرے شوہر کے رشتہ داروں نے بھی مجھے لڑکا دے دیا اور میں مکہ سے نکل کر اپنے شوہر ابو سلمہؓ سے قبا میں جا ملی۔

ایسے دردناک اور غمناک واقعات پیش آنے کے باوجود ان خواتین اسلام نے ایمان کو نہ چھوڑا۔ اسی سبب سے قرآن مجید اور احادیث میں ان کی عظمت و اہمیت کا اعتراف و اظہار کیا گیا ہے یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ اسلام میں خواتین کی کوئی اہمیت اور عظمت نہیں ہے اور ان کی تعلیم لکھنے پڑھنے اور سیکھنے سکھانے کا کوئی انتظام نہیں، جنگلی ہیں وہ لوگ اور بڑے نالائق ہیں جو ایسی بات کہتے ہیں، خواتین اسلام کو اللہ نے ایسی عظمت دی کہ وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہوئیں ایک پیالہ میں پانی رکھ دیا جاتا۔ جو خواتین بیعت کے لیے آتی تھیں وہ پردہ میں رہ کر اس پانی کے اندر ہاتھ ڈال کر رسولؐ سے بیعت

ہوتی تھیں۔ یہ کوئی کم فضیلت کی بات ہے کہ جن عورتوں نے اس مبارک پانی کے اندر ہاتھ ڈالا ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے لگا ہو وہ کیسی برکت والی خواتین ہیں اور ان سے دنیا کے اندر کیسا علمِ دین پھیلا ہوگا اور کیسی کیسی انھوں نے قرآن مجید کی خدمت کی ہوگی اور کیسے کیسے حدیث شریف اور علوم دینیہ کی ترویج و اشاعت کی ہوگی۔ مسلم خواتین کے علم میں ایسے بڑے بڑے مراتب ہیں کہ صحابیہ خواتین سے مسئلہ پوچھنے بڑے بڑے صحابہ آتے تھے۔ تابعین اور تبع تابعین کے دور میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا کہ اہل علم خواتین سے اعلیٰ مرتبت علماء رجوع کرتے تھے کہ اس مسئلہ کے بارے میں ان کی کیا رائے ہے، یہ فضیلت اور مراتب خواتین کو کہاں سے ملے یہ قرآن مجید کی برکت ہے اور یہ برکت آج بھی ہم میں موجود ہے اگر ہم اسے اٹھا لیں گے انشاء اللہ رہتی دنیا تک کبھی بھی ہم ناکام نہیں ہو سکتے۔

علیم ہے، لطیف ہے، خبیر ہے

اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا

"اللہ بڑا ہی باریک بین، بھید جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے"

یہاں لطیف کا لفظ غالباً اس لیے فرمایا کہ خواتین کی زندگی بہت لطیف ہے اور ان کی جو بھید کی راز کی باتیں ہیں وہ دوسروں پر عیاں اور ظاہر نہیں ہو سکتیں اس لیے بہنوں کو اس بات کا بھی بہت خیال رکھنا چاہیے کہ ان کے حالات کی خبر

لوگوں کو بھلے ہی نہ ہو لیکن ان کی ہر بات اور ہر حالت کی خبر اللہ کو ہو ہی جاتی ہے کیونکہ وہ علیم ہے لطیف و خبیر ہے اور ہر طرح کی خبر رکھتا ہے۔

عورت مرد کی پشت پناہ ہے

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

"اسلام کی خدمت کرنے والے مرد اسلام کی خدمت کرنے والی عورتیں"

قرآن کی بڑی جامع آیت کا یہ ایک جملہ ہے، اس آیت میں مردوں عورتوں کے جو مشترکہ کام ہیں، سماج سوسائٹی میں مل جل کر کرنے کے جو کام ہیں ان کا تذکرہ فرمایا ہے، کچھ احکام صرف مردوں پر لاگو ہوتے ہیں اور کچھ احکام صرف عورتوں پر لاگو ہوتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو مرد عورت دونوں پر ایک ساتھ فرض واجب اور ضروری ہیں ان ہی میں سے ایک حکم کا آیت کے مذکورہ جملہ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

اسلام کی خدمت میں مرد آگے ہیں تو عورتیں بھی ان سے پیچھے نہیں ہیں۔ عورتیں مردوں کی پشت پناہ ہیں اور پچھلی صف میں رہ کر برابر مردوں کی ہوم گارڈ بنی ہوئی ہیں، مرد آگے بڑھا ہوا ہے عورت پیچھے سے اس کا سپورٹ کرتی ہے عورت اگر ایسا نہ کرے تو تنہا مرد اسلام کی گاڑی چلا ہی نہیں سکتا، صبر سے ڈھارس بندھانے سے صدقہ خیرات کرنے سے دعا سے حجاب سے اور ہر طرح کے شرعی قوانین پر عمل کر کے مردوں کی مددگار اور پشتیبان نہ ہو جائیں اور ان کا بیٹھ بل نہ ہو جائیں تو مرد آگے کیسے بڑھ سکتا ہے، ہماری گاڑی جو لنگڑی ہوئی ہے اس کی بڑی بڑی وجوہات کے اندر

ایک وجہ یہ بھی ہے کہ خواتین والا جو بازو ہے وہ مفلوج اور بے نتیجہ ہو کر رہ گیا ہے اور اس کے بارے میں کچھ زیادہ کوششیں نہیں ہو رہی ہیں، عورتیں بیچاری یا تو عرس میں چلی جاتی ہیں، قبروں پر جا کر ڈھول تاشے بجالیا، کچھ گانے وانے گالیے کوئی سواری یا صندل دیکھ لی، منتیں مان لیں، شیخ صدّو کے نام کی شیرینی بنا کر کھالی کھلادی یا کچھ گلگلے مسجد کے منبر پر چڑھادیے۔ ان کے سوا اس غریب کو اور کیا معلوم، اسے آپ قرآن مجید کے معانی سے واقف کرائیں کہ اللہ نے یہ کتاب تیرے لیے بھی نازل فرمائی ہے، اس میں تیری بھی ضرورتوں کا بیان ہے۔ اور تیری عظمت کے احکامات نازل ہوئے ہیں۔ یہ کتاب خولہ بنت ثعلبہ کو بھی خطاب کرتی ہے اور حضرت عائشہؓ کی پاک دامنی اور حضرت مریم کے راکعہ، ساجدہ اور قانتہ ہونے کا اعلان کرتی ہے، یہ خواتین کے لیے جامع احکامات بیان فرماتی ہے۔

یہ کتابِ مبین یہ بتاتی ہے کہ اسلام کی خدمت کرنے والے مرد اور اسلام کی خدمت کرنے والی عورتیں دونوں برابر ہیں اور دونوں کی عظمت اللہ کے نزدیک ہے اور دونوں کے لیے اللہ نے مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

امانت کے سنبھالنے میں دونوں برابر کے شریک ہیں

وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

"ایمان رکھنے والے مرد ایمان رکھنے والی عورتیں"

مؤمن مرد جیسے اپنی جگہ پر راسخ العقیدہ ہیں، اللہ اور اس کی توحید پر پختہ یقین رکھتے ہیں ویسے ہی ایمان والی عورتیں بھی اس بار امانت کو سنبھالتی رہی ہیں۔

دنیا میں جو انسان آیا ہے تو ایک بار امانت لے کر آیا ہے جس نے اس کا خیال کیا اسے ایمان والا کہا گیا ہے اور جو بے ایمان ہو گیا اسے کافر کہا گیا ہے کہیں فاسق اور مشرک کہا گیا ہے اور کہیں ظالم کہا گیا ہے لیکن جو اللہ کی امانت کا امین تھا اور جس نے جان بوجھ کر سوچ سمجھ کر اس کے سنبھالنے کے لیے قربانیاں دیں اس کو اللہ تعالیٰ نے مومنین اور مومنات کا خطاب دیا، سورۂ احزاب میں رب تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا۔ (۳۳، الاحزاب آیت ۷۲)

"ہم نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر ایک امانت پیش کی کہ اس کی حفاظت اور ذمہ داری اٹھائیں لیکن انھوں نے عذر کر دیا کہ ہم سے یہ بوجھ اٹھایا نہ جا سکے گا اور اس امانت کو سنبھالنے کی جواب داری سے ڈر گئے جبکہ انسان نے اس بار امانت کو اٹھا لیا اب یہ اور بات ہے کہ جو ظالم اور جاہل رہا اس نے اس امانت کی اہمیت نہ جانی۔

امانت کیا ہے: حضرت شاہ عبد القادر محدث دہلویؒ نے فرمایا امانت "پرائی چیز رکھنی اپنی خواہش کو روک کر"، اس آیتِ شریفہ میں جس امانت کی بات کہی گئی ہے وہ "ایمان اور ہدایت" کا ایک بیج ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کے دلوں میں بکھیر دیا ہے، لیکن "ایمان و ہدایت" کے بیج کو انسان کے دل میں بونے سے پہلے اللہ رب العزت نے یہ امانت آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش فرمائی کہ کل میدان حشر میں یہ کوئی نہ کہہ سکے کہ مٹی سے بنے ڈھیکلے کو امانت دیدی۔ ہم سے بھی تو پوچھا ہوتا ہم کہیں مر تھوڑی گئے تھے کوئی بھی یہ کہہ سکتا تھا ہمیں نہیں پوچھا اس لیے اللہ رب العالمین

نے انسان کو یہ امانت سونپنے سے پہلے پہلے آسمانوں زمین اور پہاڑوں کو بھی اس امانت کے قبول کرنے کی پیش کش کی لیکن انھوں نے عذر کیا کہ ہم سے یہ نہ ہوسکے گا شاید آسمان نے کہا ہو کہ ہمیں بس کھڑے رہنا ہے اس پر قائم ہیں اگر یہ امانت اٹھائیں تو اس کے اٹھانے میں ہلچل کرنی پڑے گی اور جگہ چھوڑنی ہوگی اور یہ ہماری فطرت میں نہیں، زمین اور پہاڑوں نے بھی شاید یہ عذر کیا ہو کہ ہم کو پرائی امانت نبھانے کی ہمّت نہیں، پہاڑ اور زمین کے اندر چھپے ہیرے جواہرات معدنیات وغیرہ نے شاید پوچھے جانے پر اس بار امانت کو سنبھالنے سے اپنی معذوری ظاہر کی تو تعجب نہیں۔

موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا

انسان مشتِ خاک ہے، مٹی کا پتلا ہے اس کو جب یہ امانت سپرد کی گئی تو مٹی کے اس ڈھیلے نے پھٹی آستین سے ہاتھ نکالا اور محبّتِ الٰہی کے جوش میں اس امانت کو اٹھالیا اور اپنے سینہ سے لگالیا، بولا کہ میں تہی دست ہوں، بالکل بے ثبات ہوں لیکن آپ کی مدد ہوجائے گی تو میں اس امانت کو سنبھال لوں گا، مٹی کا بنا ہوا ہوں زیادہ سے زیادہ یہی ہوسکتا ہے کہ اس امانت کا اہل ثابت نہ ہونے پر مٹی میں ملا دیا جاؤں گا لیکن اگر کامیاب ہوگیا تو ملائکہ جنّات اور ساری مخلوقات پر فضیلت حاصل ہوسکتی ہے چنانچہ انسان نے اس موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیا اور بارِ امانت قبول کرلیا اور امانت کے اس بوجھ کو اٹھانے میں مرد و عورت دونوں تھے آپ کیا سمجھتے ہیں کہ عورتیں نہیں تھیں مرد اور عورت جن کی تعداد دنیا کے اندر تھوڑے بہت فرق کے ساتھ

تقریباً نصف نصف رہی ہے، کیا آپ کے سامنے قرآن مجید کی درج ذیل آیت نہیں آئی۔

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا

(۷/الاعراف آیت ۱۷۲)

"اور جب تیرے پروردگار نے آدم کے بیٹوں کو ان کے باپ کے پیٹھ سے نکال کر ان کو خود ان کی جانوں پر گواہ بنا کر اقرار لینے کو پوچھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں جواب میں وہ سب بولے کیوں نہیں ہم گواہی دے کر اقرار کرتے ہیں کہ صرف تو ہی ہمارا رب ہے"۔

معلوم ہوا کہ انسانوں کا اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک اجتماع ہو چکا ہے جس میں مرد و عورت سبھی تھے۔ رب تعالیٰ نے ان سے پوچھا: اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں) تو سب انسانوں نے مل کر یہ عہد کیا اور جواب دیا بَلٰى شَهِدْنَا (ہم گواہی دے کر اقرار کرتے ہیں کہ صرف تو ہی ہمارا رب ہے) یعنی آپ کے سوا ہمارا اور کون رب ہو سکتا ہے ہماری فطرت کسی غیر اللہ سے واقف ہی نہیں ہے۔ اللہ کے سوا ہمارا کوئی رب ہو ہم یہ جانتے بھی نہیں اور مانتے بھی نہیں ہیں۔

اس امانت کی حفاظت کیجیے

عالمِ ملکوت میں تمام انسانوں کے اجتماع کے موقع پر انسانوں کے دلوں میں

"اللہ کی ربوبیت عامہ" کے عقیدہ کا بیج بو دیا گیا - اب انسان کا فرض ہے کہ اللہ کی اس امانت کو ضائع نہ ہونے دے بلکہ پوری سعی اور جدوجہد سے اس گراں قدر امانت کو محفوظ رکھے بار آور ہونے دے اور پھلنے پھولنے کا موقع دے تاکہ وہ اللہ رب العزت کے انعام و اکرام کا مستحق ہو جائے - اللہ رب العالمین نے اس عقیدہ اور امانت کی حفاظت کے لیے رسولوں کو بھیجنے اور کتابوں کو نازل فرمانے کا سلسلہ جاری فرمایا تاکہ وحی الٰہی کی بارش ہوتی رہے اور ایمان کا پودا اُگے، پھولے پھلے اور آدمی کو اس کے میٹھے پھل سے لطف اندوز ہونے کا موقع ہاتھ آئے۔ سب سے آخر میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور ان پر آخری آسمانی کتاب قرآن مجید نازل فرمائی - لہذا اللہ تعالیٰ نے جو امانت انسانوں کو سونپی ہے اس کی حفاظت اس آخری دور میں قرآن مجید اور حدیثِ رسولؐ کے بغیر نہیں ہو سکتی - درج ذیل احادیث ملاحظہ فرمائیں :

(۱) وَعَنْ اِبْنِ مَالِكٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ (مشکوٰۃ شریف - بَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ - فصل ثالث)

"مالک بن انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں تم گمراہ نہیں ہو گے جب تک مضبوطی سے اس کو پکڑے رکھو گے یعنی اللہ کی کتاب اور اس کے رسولؐ کی سنّت"

(۲) عَنْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ تَعَلَّمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ۔

(علامہ ابن کثیرؒ نے امام احمد کے حوالہ سے اس حدیث کو سورۂ احزاب کی آیت ۷۲ کے تحت نقل کیا ہے)

"حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دو باتیں ارشاد فرمائیں۔ ان میں سے ایک تو میں نے دیکھ لیا اور دوسری کا منتظر ہوں آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ امانت لوگوں کے دلوں میں اتاری گئی پھر قرآن مجید نازل ہوا۔ قرآن مجید سے اور سنّتِ رسولؐ سے لوگوں نے اس امانت کو جانا۔

عورت صبر کا پیکر بن جائے تو

وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ۔

"اللہ کی فرماں برداری کرنے والے مرد اور عورتیں، سچ بولنے والے اور سچ بولنے والیاں صبر سے جی تھام لینے والے مرد اور عورتیں۔"

خواتینِ اسلام صبر کرنے میں ساری دنیا کی خواتین سے آگے ہیں، ہم نے اپنے رشتہ داروں میں بعض معمر اور بزرگ خواتین کو دیکھا کہ چالیس چالیس پچاس پچاس سال ایسے آدمی کے نکاح کے بندھن میں گذار دیے جو بالکل نکما تھا اور معاشی اعتبار سے تکلیف دیتا تھا۔ لیکن سب کچھ صبر سے برداشت کر لیا ماتھے پر شکن تک

نہیں آنے دیا، عورتوں کو آپ کیا سمجھتے ہیں کیا یہ کوئی معمولی چیز ہیں عورت اگر صبر کا پیکر بن جائے تو مرد کے لیے ڈھارس بندھانے اور ہمت آجانے کا بڑا اسبب بن سکتی ہے کبھی کبھار تنگی ہوجائے اور شوہر کی معاشی حالت کمزور دیکھے تو وہ کہہ سکتی ہے اور کہتی بھی ہے کہ میرے سرتاج فکر کرنے کی ضرورت نہیں آپ بالکل فکر نہ کریں، گھر میں رہ کر میں تھوڑا اسینا پرونا کروں گی، گودڑیاں سی لوں گی دو وقت کھانے کے بجائے ایک وقت کھالیں گے۔ اچھے کپڑے نہ پہنتے ہوئے ٹکڑے جوڑ کر پہن لوں گی لیکن میرے سرتاج آپ فکر نہ کریں۔

وہ عورتیں کس کام کی جو مطالبہ کریں کہ نہیں تہیں ہمارے مطالبات پورے کرنے ہوں گے چاہے آپ کو کچھ بھی کرنا پڑے۔ چاہے آپ قرض لیجیے چاہے جیل جائیے چاہے آپ حلال لائیں حرام لائیں ہمارے مطالبات پورے کرنا ہی کرنا ہے چاہے کچھ بھی ہو۔ مطالبات شوق سنگار کھانا پینا، شادی بیاہ کے تڑک بھڑک کے تماشہ میں دلچسپی لینا، گھر میں بیٹھنا، سونا، آرام کرنا بس اس کے سوا اور کچھ نہیں، یہ طریقہ ہرگز ہرگز صحیح نہیں ہے، بلکہ گھر کے کام کاج بھی کرے، اللہ نہ کرے پھر بھی اگر کوئی ایسا موقع آجائے تو سینا، پرونا اور چھوٹی چھوٹی آمدنی والے کاروبار جو گھر میں رہتے ہوئے ہوجائیں وہ کرتے رہنا چاہیے، میں کوئی امیر خاندان کا فرد نہیں ہوں آپ میں سے بہت سے لوگوں کو غلط فہمیاں ہیں، میں غریب ماں باپ کا بیٹا ہوں میری والدہ گودڑی سی کر کے پیٹ بھرتی تھیں، میں ان کاموں میں ان کا ہاتھ بٹایا کرتا تھا۔ میں وہ وقت بھولا نہیں ہوں۔

خواتینِ اسلام کو ایسا ہونا ہی چاہیے کہ جب دیکھیں مرد کی اس وقت آمدنی

برابر نہیں ہے اور گھر کا خرچ نہیں چلاسکیں گے تو وہ اپنے شوہر کو دلاسہ دلائیں ڈھارس بندھائیں اور کہیں کہ سرتاج آپ فکر کیوں کرتے ہیں، میں گھر میں رہتے ہوئے چھوٹے موٹے کام کرلوں گی جیسے پتنگ بنالیا، بڑے سموسے بنالیے، اگر بتی، موم بتی وغیرہ بنالیے اسی طرح کی اور دوسری بہت سی گھریلو صنعتیں جنھیں خواتین گھر میں رہتے ہوئے اور گھریلو ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے کرسکتی ہیں۔ اس طرح عورت اپنے شوہر کے لیے مددگار بن سکتی ہے اور مرد کو بھی ہمت آجائے گی۔ اس طرح کے کام اس زمانہ میں بھی خواتین سوچ سکتی ہیں اور کرسکتی ہیں، ہم اس کے حق میں نہیں ہیں کہ وہ چائے خانہ میں جاکر چائے بیچے یا ہوٹل کی زینت بنے یا گرل سیلس مین بننے کی کوشش کرے۔ گھر کے اندر رہتے ہوئے وہ کیا کرسکتی ہے اس کے بارے میں سوچے۔ اللہ نہ کرے کہ کسی خاندان میں معاشی پریشانی آئے لیکن اگر کبھی ایسا موقع آجائے تو عورت اپنے شوہر کو ہمت دلائے کہ میرے سرتاج فکر کی بات نہیں ہے میں انشاء اللہ سنبھال لوں گی، عورت کی ان باتوں سے کتنی ہمت آجائیگی اس مرد میں ؟ یہ صفت ہے ایمان والی خواتین کی کہ انھوں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا اور اللہ کا فضل ہے کہ مومن عورتوں کا صبر آج بھی دیکھنے کے قابل ہے۔

ڈر اور خوف بس اللہ کا

وَالْخَاشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ

" اللہ کے ڈر سے پگھل جانے والے مرد اور اللہ کے ڈر سے پگھل جانے والی خواتین "

اللہ سے ڈرنا، خوف و خشیت رکھنا اور تمام امور میں اللہ کا لحاظ رکھنا اس کے سوا اور کسی کا ڈر خوف لحاظ نہ ہونا یہ انبیاء کرام کی صفت ہے رب تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے:

اَلَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰہِ وَیَخْشَوْنَہٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا ۔(۳۳ الاحزاب آیت ۳۹)

"جو لوگ اللہ کا پیغام انسانوں تک پہنچاتے ہیں اور صرف اللہ کا خوف رکھتے ہیں پھر اس کے سوا کسی اور کا خوف نہیں رکھتے تو پورے انتظام کے ساتھ اللہ کی نگہبانی ان کے لیے کافی ہے۔"

عام مومن مردوں اور عورتوں سے بھی یہی مطلوب ہے کہ وہ اللہ کے محبوب اور برگزیدہ بندوں کی یہ صفت اپنائیں۔ خوف، خشیت، ڈر یہ سب اللہ کے سوا کسی اور سے نہ ہو۔

برکت ہی برکت

وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ

"صدقہ اور خیرات کرنے والے اور صدقہ خیرات کرنے والیاں۔"

دربارِ نبوت میں ایک خاتون حاضر ہوئیں، عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ! مجھے تو یہ صفت اور یہ خوبی حاصل نہیں ہو سکتی آپؐ نے فرمایا کیوں؟ کہنے لگی میرے شوہر اتنا کما کر لاتے ہیں کسی طرح رو کھا سو کھا پکا لیتی ہوں، ان کا، میرا، بچوں کا پیٹ کیسے بھی بھر جاتا ہے، میں کیا خیرات کروں، آپؐ نے فرمایا، اللہ کی بندی تم

پر اللہ کی سلامتی ہو، سالن میں تھوڑا پانی بڑھا دیا کرو اور کسی غریب پڑوسی کے یہاں ہدیہ بھیج دیا کرو یہ بھی صدقہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ پڑوسی کے گھر بکری کا ایک کھر بطور ہدیہ بھیجنا حقیر نہ جانو۔

ہم نے دیکھا ہے کہ مومن عورت نے دو آدمی کے لیے کھانا پکایا لیکن دس آدمیوں نے اسے شکم سیر ہو کر کھایا یہ برکت ہے۔ اللہ کے نام کی یہ مومنہ عورت نے جب آٹا گوندھنا شروع کیا تو اللہ کا نام لیا۔ پھر اللہ کا نام لے کر روٹی پکائی، چاول یا سالن چولہے پر چڑھایا تو اللہ کا نام لیا، روزہ نماز کی پابند، تہجد گذار، اللہ کا نام لینے والی، قرآن مجید کی تلاوت کرنے والی خاتون کے ہاتھ اور پیشانی میں وہ نورانیت اور برکت ہے اس کی دعا، تسبیحات اور ذکر واذکار میں اتنی تاثیر ہے کہ اللہ کی رحمت کو عرش سے اپنے گھر تک کھینچ لائے، قبروں کو پوجنے والی، ڈھول تاشے بجانے والی، قوالی گانے والی، ناچنے تھرکنے والی، عرس میلے ٹھیلے میں جانے والی، آدھی پونی ننگی، گھومنے پھرنے والی، غلط عقائد و رسوم میں مبتلا خاتون کے ہاتھوں اور پیشانی میں نورانیت اور برکت کہاں سے آسکتی ہے۔

اس کے برخلاف اللہ رب العزت کی قانتات ذاکرات تالیات بندیاں، رکوع وسجود میں غرق رہنے والی اللہ کے سامنے کھڑی ہونے والی خواتین جن کے بارے میں ارشاد ہے: فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا (نصیحت تامہ کی تلاوت کرنے والیاں) ان خواتین کی پیشانیوں میں اللہ نے چمک اور REFLECTION رکھا ہے اور اللہ کی رحمت کے کھینچنے کا سبب ہیں، طبقہ خواتین کو اگر ہم گھریلو ذمہ داریاں سپرد کرنے کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کی خدمت و تعلیم کے لیے کھڑا کر دیں تو پورا معاشرہ

انشاء اللہ بقعۂ نور بن سکتا ہے یہ کوشش کسی نہ کسی پیمانہ پر الحمد للہ جاری ہے۔ اللہ کرے اس میں ہم مزید اور کامیاب ہوں۔

مؤمنہ خاتون کا بے مثال کارنامہ

وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصَّآئِمَاتِ

روزہ دار مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں

روزہ کے بارے میں مجھے کوئی سند دینے کا حق دے تو میں اپنی سب بہنوں کو سند دیتا ہوں کہ روزہ رکھنے میں ہماری بہنوں سے آگے کوئی نہیں ہے، بھلے سے نماز نہ پڑھیں لیکن روزہ ضرور رکھیں گی، سخت گرمیوں میں رمضان کے دنوں میں طرح طرح کے پکوان تیار کرنا، گھریلو کام کاج اور مختلف ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے چولہے کے پاس رہ کر مختلف قسم کے کھانے تیار کرنا جبکہ روزہ رکھے ہوئے ہو یہ عورت کے ہی دل وجگر کی بات ہے۔ پھر رمضان المبارک کے مہینہ میں میاں کا دماغ اور خراب ہو جاتا ہے اور کھانے کی چیزوں کے بارے میں قسم قسم کی فرمائشیں کرتا ہے یہ پکا کر لاؤ، وہ بنا کر لاؤ۔ دس بیس قسم کے کھانے کی چیزیں اسے چاہیے۔ بڑے چاہیے، بھجیے چاہیے، گلگلے چاہیے، سموسے چاہیے، کباب، فیرنی، شربت چاہیے اور اس میں ذرا کچھ زبان کے چٹخارے میں فرق آیا تو پلیٹیں پھینک دیتے ہیں اور بیچاری خواتین سخت گرمیوں میں روزہ رکھ کر میاں کی یہ فرمائشیں پوری کرتی ہیں۔

رات بارہ ایک بجے سے اٹھ کر سحری کا انتظام کیا پھر دن میں نو دس بجے سے ہی افطاری اور شام کے کھانے کی فکر میں پڑ جاتی ہیں اور ایک ایک سامان میوہ، مسالہ، پھل فروٹ اور ضروری چیزیں جوڑ بٹور کر رکھنا شروع کر دیتی ہیں۔ گرمیوں میں چولہے کے پاس جانا یوں بھی مشکل ہے

لیکن روزہ رکھ کر طرح طرح کے پکوان تیار کرنا، اوپر سے میاں کی ناز برداری کرنا مسلم مومن خاتون کا ہمسر کوئی نہیں ہے۔ روزہ رکھنے کی صفت خواتین کی بڑی قابلِ رشک ہے اور وہ روزہ رکھنے میں مردوں سے بھی آگے ہیں۔

وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ

"اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے پاک دامن مرد اور پاک دامن پارسا عورتیں"

کبھی بھی ناکام نہ ہوگی

وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ

"اللہ کا بہت بہت کثرت سے ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں"

مبارک ہیں وہ بہنیں جو چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، کام کاج کرتے، چولہے چوکے میں لگے لگے، بستر بچھاتے، گھر اور برتن صاف کرتے اللہ کے ذکر میں مشغول رہتی ہیں الحمد للہ سبحان اللہ، لاحول ولا قوۃ الا باللہ، تسبیح فاطمہ، دعاءِ ذوالنون، دعاءِ ایوب اور دعاءِ ابراہیم وغیرہ پڑھتی رہتی ہیں اس کے علاوہ قرآن وحدیث میں جو دعائیں ہیں وہ پڑھتی رہتی یا اگر کچھ زیادہ دعائیں یاد نہ ہوں تو ہر کام شروع کرتے وقت بسم اللہ ہی پڑھ لے یا کوئی کام مرضی کے مطابق ہو جائے تو الحمد للہ یا "اللہ کا شکر ہے" اللہ کا فضل ہے، اللہ کا کرم ہے وغیرہ وغیرہ یعنی کام کاج کے بیچ بیچ میں اللہ رب العالمین کا نام آتا رہے۔ کوئی مشکل کام سامنے آگیا سہولت اور آسانی سے پورا کرا دینے کی اللہ تعالیٰ سے دعا ہی کر لے یہ ساری چیزیں ذکر اللہ میں شامل ہیں۔

گھر میں تو دیا۔ بچوں کو یا گھر کے کسی اور فرد کو چھوٹے بڑے امراض اور بیماریاں ہوتی

رہتی ہیں تو سورۂ فاتحہ، سورۂ فلق، سورۂ ناس، آیت الکرسی، وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنَ ـ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔

اس طرح کی اور بہت سی آیات اور سورتیں ہیں جنھیں پڑھ کر مریض پر دم کیا جا سکتا ہے یا شافی یا کافی پڑھے انشاء اللہ وہ خاتون کبھی ناکام نہیں ہو سکتی۔ اللہ نے کام کرنے والی خادمائیں اور نوکرانیاں دی ہوں تو یہ کوئی برا نہیں بلکہ اور بھی زیادہ اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ قرآن مجید کی تلاوت، نوافل اور اسلام کی تعلیم میں اور زیادہ مشغول ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے گھر کے کام کاج سے بھی اسے چھٹی دلا دی ہے اور اسے یہ آیت بھی دھیان میں رکھنا چاہیے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ

(۲۷ النمل آیت ۱۵)

تعریف تو بس ایک اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے بہت سارے ایمان والے بندوں کے ہوتے ہوئے ہم کو فضیلت عطا فرمائی۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا

"ان سب کے لیے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے"

ایک مفید پروگرام

جن بھائیوں نے یہ جلسہ منعقد کیا ہم ان کے لیے دعائے خیر کرتے ہیں ان سے بھی اور دوسرے بھائیوں سے بھی عرض ہے کہ بہنوں کے اجتماع کے لیے بہتر وقت یہ ہے کہ دن کے تین بجے سے پروگرام شروع ہو اور چار بجے ختم ہو جائے، یہ وقت ایسا ہے کہ خواتین ظہر کی نماز سے

فارغ ہو جاتی ہیں مردوں بچّوں کو کھانا کھلا چکی ہوتی ہیں، اسکول کے بچّوں کا بھی آنے جانے کا یہ وقت نہیں ہوتا اور درمیان میں کسی نماز کا وقت بھی نہیں ہوتا ہے، خواتین کی گھریلو ذمہ داریاں اور ان کی سہولت و آسانی کا لحاظ کرتے ہوئے ان کا پروگرام ایک گھنٹہ سے زیادہ کا نہ رکھا جائے۔ ڈھائی دھائی، تین تین گھنٹے کے پروگرام عورتوں کے چلتے نہیں، عورت کے لیے مناسب وقت یہی ہے کہ کسی دینی مجلس میں شریک ہونے کے لیے پونے تین بجے گھر سے نکلے اور سوا چار بجے تک گھر واپس آجائے۔

خواتین کے لیے جو دینی مجلسیں منعقد کی جائیں وہ بہت دور دور پانچ دس میل کے فاصلہ پر نہ ہوں بلکہ اپنے اپنے محلّہ میں قائم کی جائیں کسی کے گھر میں اللہ نے کچھ کشادگی دی ہو بس وہیں دس پندرہ بہنیں اکٹھی ہو جائیں بڑا مجمع مقصود نہیں ہے بلکہ تعلیم اور قرآن مجید کا پیغام نشر کرنا ہے۔

بہت، بہتر اور عمدہ صورت تو یہ ہے کہ خواتین کے اندر ہی مائک سنبھالنے والیاں اور تقریر کرنے والی کھڑی ہو جائیں جن کی تربیت قرآن مجید کی تعلیمات کی روشنی میں ہوئی ہو۔ لیکن جب تک ایسا نہیں ہے اس وقت تک پردہ کی اوٹ سے یہ پیغامِ ربانی ان تک انشاء اللہ ہم برابر پہنچائیں گے۔
بہنیں اپنے محلوں اپنے گھروں میں قرآن مجید سننے سنانے کی مجلسوں کا انتظام کریں اور پانچ سال کے اندر اندر ایسی خواتین انشاء اللہ تیار ہو جائیں گی جو خود خواتین کے مجمع سے خطاب کر سکیں۔